سوال

بیوی کوطلاق دے کر بیوی کی حاملہ بہن سے شادی کرلی تاکہ بچہ اس کی طرف منسوب ہو

جواب

لحمد للہ.

ں :

م نے یہ سوال باربار پڑھااور کئی باراس پر غور کیا، اوراس میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی تصدیق نہ کر پائے، صرف اتنا ہے کرسکے کہ اپنے آپ کو ہی تہمت دی اور ملامت کرنے لگے، شائد ہم سوال نہیں سمجھ سکے، اور ہم تمنا بھی یہی کرتے ہیں کہ ہماری فہم غلط ہی ہو، لیکن سوال میں سب کچھ اتنا واضح ہے کہ اس

کیا مسلمانوں کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے؟

طاب رضی اللہ تعالی عنہ تو مسلمان تاجروں کے بازار میں گھوم کر تاجروں سے تجارت اور سود کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے، اوراگر کوئی تاجر جواب نہ دے سکتا تو اسے تعزیرا مارتے اور فرمایا کرتے تھے :

"ہماری مارکیٹ اور بازار میں صرف تجارت وہی کرسکتا ہے جو فقیہ ہو"

ؤاس طرح کا سوال سن لیتے تو وہ کیا کرتے.

ہمیں بہت زیادہ تکلیف سے دوچار کیا ہم اسے فرصت سمجھتے ہوئے مسلمانوں میں یہ پکار لگائیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو ضائع کردیا، اوراسلام بھی ضائع کربیٹھے، تم نے شرعی علم سے اعراض کرکے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ضائع کردیا، اوراسلام کے ضروری اموراوراس کی ابجد سے جاہل رہ کر اپنا سب کچھ

تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی جانب واپس لائے، اورانہیں دین کی سمجھ عطا کرے.

سائل نے ہمیں اس حمل کے متعلق کچھ نہیں بتایا کہ آیا وہ نکاح سے ہوا یا زنا سے؟

ور کیا وہ حاملہ عورت طلاق شدہ تھی یا کہ اس کا خاوند فوت ہوچکا تھا، یا کہ وہ زندہ ہے اوروہ خاوند کے نکاح میں ہی تھی؟

اور کیا وہ شخص جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے کرسالی یعنی بیوی کی بہن سے شادی کی اس نے اپنی بیوی کی عدت ختم ہونے کا انتظار کیا یا کہ بیوی کی عدت ختم ہونے سے قبل ہی سالی کے ساتھ شادی کرلی؟

لات کا جواب چاہے کچھ بھی ہو اس سے شرعی حکم میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی، لیکن اس سے تو برائی کی لسٹ میں ہی اضافہ ہوکر قصہ اور بھی عجیب صورت اختیار کرجائیگا.

م :

ں نکاح کے متعلق دریافت کیا جارہا ہے وہ نکاح باطل ہے کیونکہ طلاق شدہ یا جس کا خاوند فوت ہوچکا ہے اس عورت سے عدت میں نکاح کرنا مسلمانوں کے اجماع کے مطابق حرام ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اور تم اس وقت تک عقد نکاح پختہ مت کرو جب تک عدت ختم نہ ہوجائے"

ت عدت میں ہو تو نکاح مت کرو حتی کہ اس کی عدت گزر جائے، اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے" الطلاق (4).

نانچہ اگر عورت زنا سے حاملہ ہو تو معاملہ اور بھی فحش اور زیادہ جرم والا ہے کہ اس جرم کا کوئی خیال نہیں کیا گیا بلکہ اس جرم کو ایسے بیان کیا جارہا ہے جیسے یہ مباح کام تھا.

ں حمل کو اس خاوند سے کسی بھی حالت میں منسوب کرنا ممکن نہیں؛ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کیونکہ وہ تو کسی اور کے نطفہ سے پیدا شدہ ہے، اور یہ عورت اس کی بیوی نہ تھی، تو پھر یہ بچہ اس کی جانب کیسے منسوب ہوگا اور وہ کس طرح دعوی کرسکتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے؟

یم صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ کے دروازے پر ایک حاملہ قیدی عورت کو دیکھا گویا کہ اس کا مالک اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہو، اور وہ اس کے علاوہ کسی اور کے نطفہ سے حاملہ تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

، ارادہ کیا کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں تو وہ اس وارث بنا رہا ہے، اور اس کے لیے حلال ہی نہیں تو وہ کیسے اسے استعمال کررہا ہے؟"

ر (1441).

ن ابوداود میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسری کی کھیتی کو اپنا پانی لگائے"

ر (2158) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ں سے مراد کسی دوسرے سے حاملہ عورت سے جماع کرنا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ :

اور بچہ اس خاوند کی طرف منسوب نہیں ہوگا، اور جو کوئی بھی اس میں شریک ہوا ہے، یا جسے اس کا علم ہوا اور اس نے اس سے روکا نہیں ان سب کو اس سے توبہ کرنی چاہیے اور اپنے فعل پر نادم ہوں، اور اس بچے کو باپ کے علاوہ کسی اور طرف منسوب کرنے سے برات کا اظہار کریں.

لی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اورانہیں ہدایت وراہنمائی سے نوازے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

96198